المقربون
تعلیم وتبلیغ
11

Read & Download

حج وعمرہ
طریقہ اور احکام ومسائل

تالیف

حافظ عبدالوھاب
شیخ الحدیث: جامعہ محمدیہ، ملکے کلاں، سیالکوٹ
امام وخطیب: مسجد الجامع القدس، گوہد پور، سیالکوٹ

دار المقربون
DARULMUQARRABOON
سعد گرافکس
0323-4162260

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج اور عمرہ ایک ایسی عبادت ہے جو صرف مکہ مکرمہ میں خاص جگہ ادا ہوسکتی ہے، اس عبادت کے ادا کرنے کا ایک مخصوص طریقہ ہے، جو مخصوص جگہ اور مخصوص لباس میں ادا کی جاتی ہے۔ حج کو بڑا حج اور عمرہ کو چھوٹا حج کہا جاتا ہے۔ حج صرف مخصوص دنوں میں ادا کیا جاتا ہے، جب کہ عمرہ پورے سال میں کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ جو مسلمان عمرہ اور حج کرنے کے لیے بیت اللّٰہ تک جانے کی جسمانی اور مالی طاقت رکھتا ہے اس پر زندگی میں کم ازکم ایک مرتبہ عمرہ اور حج کرنا لازم اور ضروری ہے۔

عمرہ کے احکام و مسائل:

عمرہ میں کل چار کام کرنے ہوتے ہیں:

1۔ میقات سے احرام باندھنا۔ 2۔ بیت اللّٰہ کا طواف کرنا۔

3۔ صفا اور مروہ کی سعی کرنا۔ 4۔ سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا۔

1۔ میقات سے احرام باندھنا:

میقات سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے انسان حج یا عمرہ کا احرام باندھے گا، اس کے بعد حج وعمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے گا۔ (صحیح مسلم: 1218۔147) احرام سے مراد ہے ایک تہبند باندھنا، ایک چادر اوڑھنا اور جوتے پہننا، عورتوں کے لیے احرام کا کوئی خاص لباس مقرر نہیں کیا گیا، لہٰذا وہ اپنی حیثیت کے مطابق عمدہ لباس پہن کر نیت کرتے ہوئے تلبیہ پڑھیں گی۔ عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لازم ہے کہ تم میں سے کوئی ایک تہبند، ایک چادر اور دو جوتوں میں احرام باندھے۔ (صحیح ابن خزیمہ: 2601)

*...... **احرام باندھنے کی جگہ:** میقات کی حدود کے باہر سے آ کر حج وعمرہ کرنے والوں کے لیے علاقے کی مناسبت سے مختلف میقات مقرر کیے گئے ہیں، جب کہ عارضی یا مستقل طور پر میقات کی حدود کے اندر رہنے والے کسی وقت بھی اپنی قیام گاہ سے احرام باندھ کر جب چاہیں عمرہ کر سکتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرنِ منازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا، یہ میقات ان جگہوں میں رہنے والوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرتے ہوئے وہاں سے گزریں اور جو لوگ ان مقامات کے اندر کی جانب ہیں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں، یہاں تک کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھ کر چلیں۔ (صحیح بخاری: 1524)

عمرہ اور حج کی ابتدائی دعا:

اگر کوئی شخص صرف عمرہ کرنا چاہتا ہے، تو وہ اس طرح دعا پڑھے گا۔ (صحیح مسلم: 1251۔214)

لَبَّيْكَ عُمْرَةً، لَبَّيْكَ عُمْرَةً۔ ”میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے، میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے“۔

اگر کوئی شخص صرف حج ادا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس طرح دعا پڑھے گا:

لَبَّيْكَ حَجًّا، لَبَّيْكَ حَجًّا۔ ”میں حاضر ہوں حج کے لیے، میں حاضر ہوں حج کے لیے“۔

اگر کوئی شخص عمرہ اور حج اکٹھا ادا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس طرح دعا پڑھے گا:

لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا۔

”میں حاضر ہوں عمرہ اور حج کے لیے، میں حاضر ہوں عمرہ اور حج کے لیے“۔

*......احرام باندھتے وقت غسل کرنا چاہیے۔(جامع ترمذی:830)

*......احرام باندھتے وقت جسم کو اچھی اور عمدہ خوشبو لگانی چاہیے۔(صحیح بخاری:5928)

*......اگر کسی کے پاس احرام کی چادر نہ ہو تو وہ شلوار پہن کر عمرہ اور حج کرسکتا ہے۔(صحیح مسلم:1179۔5)

*......مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد تلبیہ کہنے سے رک کر آرام اور غسل کرنے کے بعد طواف کے لیے جانا چاہیے۔ نبی ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔(صحیح بخاری:1573)

عمرہ اور حج کا تلبیہ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا۔(صحیح بخاری:1549)

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، یقیناً ہر قسم کی تعریف، ہر نعمت اور بادشاہی تیرے ہی لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں“۔

*......احرام کی حالت میں مردوں کو بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا چاہیے۔(سنن ابوداود:1814)

*......احرام باندھنے کے بعد کسی بھی قسم کی نافرمانی، گناہ، لڑائی، جھگڑا، شہوانی فعل یعنی جماع اور وہ چیزیں جو جماع کی طرف مائل کرنے والی ہوں ان سے بچنا اور پرہیز کرنا چاہیے۔(سورۃ البقرۃ،2:197)

*......احرام کی حالت میں مردوں کے لیے قمیص، کُرتا، پگڑی، پاجامہ، ٹوپی، ورس (بوٹی) سے رنگا ہوا یا زعفران (خوشبو) لگا ہوا کپڑا اور ایسے جوتے یا موزے پہننا جو ٹخنوں سے اوپر ہوں درست نہیں، اسی طرح عورتوں کے لیے نقاب کرنا اور دستانے پہننا درست نہیں۔(صحیح بخاری:1838:134)

*......احرام باندھنے کے بعد شکار نہیں کرنا چاہیے۔(سورۃ المائدۃ،5:95)

*......احرام کی حالت میں نکاح کرنا، کروانا اور نکاح کا پیغام بھیجنا منع ہے۔(صحیح مسلم:1409۔41)

*......احرام کی حالت میں بال اور ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں۔(سورۃ البقرۃ،2:196؛ صحیح مسلم:1977۔42)

*...... احرام کی حالت میں بھی بچھو، چوہا، باؤلا کتا، کوا اور چیل کو مار دینا چاہیے۔(صحیح بخاری:3315)

بال کاٹنے، مونڈنے اور شکار کرنے پر فدیہ:

احرام کی حالت میں بال کاٹنے یا مونڈنے اور شکار کرنے پر تین روزے، چھ مسکینوں کا کھانا یا قربانی میں سے کسی ایک چیز کا فدیہ ضروری ہے۔(سورۃ البقرۃ،2:196؛ سورۃ المائدۃ،5:95؛ صحیح مسلم:1201۔85)

2۔ بیت اللہ کا طواف کرنا:

مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے بعد بیت اللہ کے پاس پہنچ کر حجرِ اسود کا استلام کرنے کے بعد وہاں سے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر (مسند احمد:4628) طواف شروع کیا جائے گا (صحیح بخاری:1603)، جہاں آج کل سبز روشنی کا اہتمام کیا گیا ہے، ہر چکر حجرِ اسود سے شروع ہو کر حجرِ اسود پر ہی ختم ہوگا (صحیح مسلم:1262۔233)، طواف کرتے وقت کعبہ کو اپنی بائیں جانب رکھ کر دائیں جانب چلا جائے گا، طواف کے پہلے تین چکروں میں دوڑا جائے گا اور باقی چار میں معمول کے مطابق چلا جائے گا، پھر اس کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس یا جس جگہ نماز پڑھنا ممکن ہو، وہاں دو (2) رکعت نماز ادا کی جائے گی۔ (جامع ترمذی:856)

*...... **استلام کا معنی ومفہوم:** استلام کا مطلب ہے حجرِ اسود کو چومنا اور بوسہ دینا، یا اسے ہاتھ لگانا، یا اسے ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومنا، یا اسے ہاتھ سے اشارہ کرنا، یا چھڑی وغیرہ سے اشارہ کرنا، یا پھر چھڑی وغیرہ لگا کر اسے بوسہ دینا۔ (صحیح بخاری:1597؛1607؛1612؛ صحیح مسلم:1268۔246؛1275۔257، ابوداؤد:1874)

*...... **بیت اللہ کا طواف کرنے کی عظیم فضیلت:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور دو (2) رکعت نماز پڑھے، تو یہ ایک انسان آزاد کرنے کی طرح ہے۔ (سنن ابن ماجہ:2956)

*...... **بیت اللہ کا طواف وضو کی حالت میں کیا جائے گا:** رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے پہلا کام یہ کیا کہ وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ (صحیح بخاری:1641)

*...... **بیت اللہ کا طواف کرتے وقت خیر والی بات چیت کی اجازت ہے۔** (جامع ترمذی:960)

*...... **صرف پہلی مرتبہ طواف کرتے وقت اضطباع یعنی دایاں کندھا ننگا رکھا جائے گا۔** (سنن ابوداؤد:1889)

*...... طواف کرتے وقت صرف حجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کو ہی چھوا جائے گا۔ رُکنِ یمانی کو چھونا اور ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو، تو اسے حجرِ اسود کی طرح استلام نہیں کیا جائے گا۔ (صحیح مسلم:1267۔242)

حجرِ اسود کے پاس پڑھی جانے والی دعا:

طواف کے ہر چکر میں حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے استلام کیا جائے گا۔ (صحیح بخاری:1613)

رُکنِ یمانی (یمنی کونہ) اور حجرِ اسود کے درمیان کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے رُکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھی۔ (سنن ابوداؤد:1892)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا“۔

طواف کے اختتام پر ایک آیت کی قراءت:

رسول اللہ ﷺ نے مقامِ ابراہیم کے پاس پہنچ کر قرآنِ مجید کے اس مقام کو پڑھا۔ (صحیح مسلم:1218۔147)

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾۔ (سورۃ البقرۃ:2،125)

”اور تم ابراہیم علیہ السلام کی جائے قیام کو نماز کی جگہ بناؤ“۔

طواف کے دو نفلوں میں قراءت:

طواف کی پہلی رکعت میں سورۂ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور دوسری رکعت میں سورۂ کافرون ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ کی قراءت کرنی چاہیے۔(صحیح مسلم:1218۔147)

*......مُلتَزَم یعنی حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیانی حصہ کو چمٹ کر دعا کرنا۔(سنن ابن ماجہ:1962)

*......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی کھانے کا کھانا اور بیماری کی شفا ہے۔(مسند البزار:3929)

3۔ صفا اور مروہ کی سعی کرنا:

بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہونے کے بعد صفا مروہ کے سات (7) چکر لگائے جائیں گے۔(صحیح بخاری:1691)، صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہوگا اور آخری چکر مروہ پر ختم ہو کر سعی ختم ہو جائے گی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ صفا و مروہ کی سعی کرتے، تو نالے کے نشیب میں دوڑتے تھے (آج کل اس جگہ کو سبز روشنیوں سے نمایاں کیا گیا ہے)۔(صحیح بخاری:1644)

صفا کے قریب پڑھی جانے والی دعا:

رسول اللہ ﷺ جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچے، تو یہ دعا پڑھی۔(صحیح مسلم:1218۔147)

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ، اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ۔

”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا“۔

*......صفا مروہ پہاڑی کی سعی چل اور دوڑ کر دونوں طرح ہوسکتی ہے۔(سنن ابوداؤد:1904)

صفا اور مروہ پہاڑی پر پڑھی جانے والی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ کی توحید و بڑائی بیان کی اور یہ دعا پڑھی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی“۔

پھر آپ ﷺ نے اس کے بعد دعا کی اور یہ دعا تین مرتبہ پڑھی، (یہ دعا پڑھتے پھر دعا کرتے پھر یہ دعا پڑھتے اور دعا کرتے)، پھر آپ ﷺ مروہ پہاڑی پر گئے اور وہاں بھی اسی طرح کیا۔(صحیح مسلم:1218۔147)

4۔ سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا:

صفا اور مروہ پہاڑی کی سعی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کا آخری کام مَردوں کے لیے سر کے بال کٹوانا یا

منڈوانا ہے۔(صحیح بخاری:1731)

*......عورتوں کے لیے صرف بال کاٹنا ہے منڈوانا نہیں۔(سنن ابوداؤد:1985)

*......پہلی مرتبہ عمرہ کرتے وقت بال مونڈنے کی بجائے کاٹے جائیں۔(صحیح بخاری:1568)

*......اگر مرد کے بال لمبے ہوں تو وہ آخر سے تھوڑے سے کاٹ سکتا ہے۔(سنن نسائی:2987)

*......سر کے سارے بال مونڈنے یا کاٹنے چاہئیں۔(صحیح بخاری:5921)

*......عمرہ اور حج کرنے والے کی گم شُدہ اور گری پڑی چیز کو نہیں اُٹھانا چاہیے۔(سنن ابوداؤد:4195)

حج کی اقسام:

حج کی تین قسمیں ہیں: 1۔ حَجِّ تَمَتُّع 2۔ حَجِّ قِرَانْ 3۔ حَجِّ اِفْرَادُ

1۔ **حجّ تمتع:** یعنی حج کرنے والا میقات سے عمرے کا احرام باندھ کر گزرے گا اور عمرے کی ادائیگی کے بعد احرام کھول دے گا، پھر 8 ذوالحجہ کو اپنی قیام گاہ سے احرام باندھ کر حج کے مناسک ادا کرے گا۔

2۔ **حجّ قران:** یعنی حج کرنے والا میقات سے گزرتے وقت عمرے اور حج کا اکٹھا احرام باندھے گا اور عمرے کی ادائیگی کے بعد احرام نہیں کھولے گا، بلکہ حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد احرام کھولے گا۔

*......حجِ قِران کرنے والے کو دس (10) ذوالحجہ کے دن کنکریاں مارنے کے بعد بیت اللّٰہ کا طواف (طوافِ زیارت/طوافِ افاضہ) چھوڑنے کی اجازت ہے۔(سنن ابن ماجہ:2975)

3۔ **حجِّ اِفراد:** یعنی حج کرنے والا میقات سے گزرتے وقت صرف حج کا احرام باندھے گا، اس کے ساتھ عمرے کا احرام نہیں باندھے گا۔

*......حج میں قربانی کس پر لازم ہے؟: اگر کوئی شخص صرف حجِ اِفراد کرنا چاہتا ہے، تو اس پر ہَدی (قربانی) لازم نہیں، لیکن اگر کوئی حجِ تمتع یا حجِ قران کرنا چاہتا ہے، تو اس پر قربانی لازم ہے، جو کم از کم ایک بکری ہے، اگر کسی کے پاس طاقت نہ ہو تو اسے دس (10) روزے رکھنا ہوں گے، تین (3) روزے حج کے دنوں میں اور سات (7) روزے جب اپنے گھر واپس جائے گا۔(سورۃ البقرۃ،2:196)

حج کے احکام و مسائل:

8 ذوالحجہ سے لے کر 13 ذوالحجہ تک حج کے کل چھ (6) دن ہیں۔

1۔ حج کا پہلا دن، آٹھ ذوالحجہ:

حج کرنے والا 8 ذوالحجہ کے دن احرام کی حالت میں تلبیہ کہتے ہوئے نمازِ ظہر تک مِنیٰ پہنچے گا (صحیح بخاری:1653)، وہاں رات گزارتے ہوئے پانچ نمازیں یعنی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور 9 ذوالحجہ کی فجر کی نماز ادا کرے گا، جابر رضی اللہ عنہ رسول اللّٰہ ﷺ کے حج کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے 8 ذوالحجہ کو مِنیٰ پہنچ کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا فرمائیں۔(صحیح مسلم:1218۔147)

*......سفر کی حالت میں ہونے کی وجہ سے مِنیٰ میں نماز قصر پڑھی جائے گی۔(صحیح بخاری:1655)

2۔حج کا دوسرا دن، نو ذوالحجہ:

حج کرنے والا فجر کی نماز کے بعد تلبیہ اور تکبیرات پڑھتے ہوئے (صحیح بخاری:1659) میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہوگا (صحیح مسلم:1218۔147)، میدانِ عرفات میں حج کا خطبہ ہوگا، وہاں ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی قصر کر کے ادا کرے گا (سنن ابوداؤد:1913)، سورج غروب ہونے تک وہاں ٹھہر کر قبلہ رُخ ہوتے ہوئے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرے گا (سنن نسائی:3011)، سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائے گا، وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا کرنے کے بعد صبح تک لیٹ کر سو جائے گا، یعنی قیام اور دیگر عبادات میں مشغول نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم:1218۔147)

نو ذوالحجہ یومِ عرفہ کی خاص دعا:

نبی ﷺ نے فرمایا: یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کی بہترین دعا یہ ہے۔ (جامع ترمذی:3585)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے“۔

مُزدلفہ میں ذکر اور دعا:

رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر جب مزدلفہ پہنچے، تو قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ سے دعا کی اور خوب اللہ کی بڑائی بیان کی اور **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** پڑھا اور اللہ کی توحید کی گواہی دی۔ (صحیح مسلم:1218۔147)

3۔حج کا تیسرا دن، دس ذوالحجہ یعنی قربانی کا دن:

حج کرنے والا مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے خوب سفیدی اور روشنی ہونے تک قبلہ رُخ ہو کر دعاؤں اور اذکار میں مشغول رہے گا، پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے مِنیٰ روانہ ہو جائے گا (صحیح مسلم:1218۔147)، مِنیٰ اور مزدلفہ کے درمیان راستہ میں وادیٔ مُحَسِّر سے تیزی سے گزرے گا (جامع ترمذی:886)، مِنیٰ پہنچ کر سورج نکلنے کے بعد (سنن ابوداؤد:1940) جمرہ عقبہ کو سات (7) کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرے گا (صحیح بخاری:1811)، پھر سر کے بال کٹوائے یا منڈوائے گا (صحیح بخاری:1729) اور احرام کھول دے گا (سنن ابوداؤد:1978)، پھر بیت اللہ کا طواف (طوافِ زیارت/طوافِ افاضہ) کرنے کے بعد مِنیٰ واپس پہنچے گا۔ (صحیح مسلم:1308۔335)

* ......کمزور افراد کو رات کے وقت مِنیٰ جانے کی اجازت ہے۔ (صحیح بخاری:1676)
* ......جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا جائے گا۔ (صحیح بخاری:1686)
* ......مِنیٰ میں کیے جانے والے اعمال میں سے کوئی پہلے یا بعد ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (صحیح بخاری:83)

*......بال کٹوانے کے بعد بیویوں کے علاوہ احرام کی ہر پابندی ختم ہوجائے گی۔(سنن ابوداؤد:1978)

*......حجِ اِفراد کرنے والے کو طوافِ افاضہ کے ساتھ صفاومروہ کی سعی بھی کرنی چاہیے۔(صحیح مسلم:1277۔360)

4۔ حج کا چوتھا، پانچواں اور چھٹا دن، گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ:

حاجی 11 سے 13 ذوالحجہ تک مِنیٰ میں ٹھہرے گا، سورج ڈھلنے کے بعد تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں مارے گا۔(سنن ابوداؤد:1973) آخری دن کنکریاں مارنے سے فارغ ہوتے ہی حج مکمل ہوجائے گا۔

*......12 ذوالحجہ کے دن جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد حاجی کو پلٹنے کی اجازت ہے۔(سورۃ البقرۃ:203)

جمرات کو کنکریاں مارتے وقت تکبیر اور دعا:

رسول اللہ ﷺ نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے تینوں جمرات کو کنکریاں ماریں اور قبلہ رخ ہوکر ہاتھوں کو اُٹھا کر دعا فرمائی، جب کہ آخری جمرہ کے پاس نہ ٹھہرے۔(صحیح بخاری:1753)

*......حاجی کے لیے نو ذوالحجہ، عید اور بعد کے تین دن روزہ رکھنا درست نہیں۔(مسند احمد:10664)

*......مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص سفر نہ کرے، جب تک آخری وقت میں بیت اللہ کا طواف نہ کرلے۔(صحیح مسلم:1327۔379)

*......بیت اللہ کا طواف اور مسجدِ حرام میں نماز کسی وقت بھی ادا کیے جاسکتے ہیں۔(سنن ابوداؤد:1894)

حج اور عمرہ کے سفر سے واپسی کی دعا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگ، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے، تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے۔(صحیح بخاری:6385)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اٰئِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے، ہر قسم کی تعریف اس کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، ہم واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کردکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی“۔

مسجد الجامع القدس اہلحدیث
ہیڈ مرالہ روڈ، گوہد پور چوک، سیالکوٹ
0335-4162260,0303-3337273 DarUlMuqarraboon@gmail.com
/ALMUQARRABOON www.almuqarraboon.com